دست احمد عین دست ذوالجلال — آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگ ریزہ می زند دست جناب — ما رمیت اذ رمیت آید خطاب

ما و شما تو کیا ہیں خلیل و جلیل کو

کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

رسالہ ایمان کا اجالا عظمت و شان سرکار والا ﷺ

مسمیٰ بہ

العظمۃ نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ

المعروف

نسبت فضل خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

ضمیمہ عظیمہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	العظمة نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ
المعروف بہ	:	نسبت فضل خلفاء راشدین ﷡ ضمیمہ عظیمہ
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	26 رمضان المبارک 1423ھ مطابق 2 دسمبر 2002ء
کمپوزنگ رگرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے۔ جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت وگمراہی سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن فرمایا، جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاها چه عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابو الرضا محمد عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

ذی قعدہ 1424ھ

ضمیمۂ عظیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین انیس الغربین رحمۃ للعٰلمین سیدنا و سندنا وملجانا و ماوٰنا و مولٰنا محمد و اٰلہ واصحابہ واجمعین

امابعد۔نہایت اندوہ اورافسوس کے بعد یہ عرض کرنا پڑا کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور قرابت کا دم بھرنے والے اور خانوادہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رشتہ داری کا لیبل لگا کر اپنی دوکان چمکانے والے حضرات کی جانب سے متفرق افراد کی معرفت مسلسل یہ اخبار گشت کر رہے ہیں اور دھوم دھام سے اس امر کی تشہیر کی جا رہی ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتاویٰ میں بذات خود خسر وغیرہ کے کریہہ الفاظ نقل فرمائے ہیں اور ان عبارات کی نقول تقسیم کرائی جا رہی ہیں کہ ان عبارات میں اعلیٰحضرت نے بذات خود خسر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں پس خسر و داماد پر اگر کوئی حکم لگتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ وہ حکم اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگتا ہے ادھر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ رضویہ جلد چھٹی میں شفا شریف امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند لاتے اور خسر حیدر کہنے پر ابن حاتم کی تکفیر اور اسے قتل و پھانسی کا ثبوت دیتے ہیں گویا یہ لوگ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں کہ ایک طرف خسر کہنے پر تکفیر کرتے اور دوسری جانب خود ہی خسر وغیرہ کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ یہ رشتہ دار اور نواسی داماد کہلانے والے بات بنانے کو یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی بہ نیت استخفاف یعنی حقارت سے کہے گا تو کافر ہو جائے گا ابن حاتم کو اسی بنا پر ہی قتل کیا گیا کہ اس نے حقارت کی نیت سے خسر کہا تھا۔

اگر یہی عذر معقول اور مقبول ہے کہ نیت میں استخفاف وحقارت ہو تو اس کو کافر کہا جائے گا ورنہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا تو ہر شخص خصوصاً دیوبندی یہی عذر لائیگا کہ اکابر دیوبند کی تکفیر بھی آپ لوگوں پر پلٹ جائے گی مثلاً یہ کہے گا کہ حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی کی کیوں تکفیر کی جبکہ ان کی نیت میں تو کوئی استخفاف واہانت تھی ہی نہیں حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی کی عبارت کا جو مفہوم علماء کرام نے بیان فرمایا اس پر مولوی اشرف علی صاحب خود فرماتے ہیں :

"میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا خطرہ نہیں گذرا جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتی ہے جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔"

(بسط البنان صـ9 مکتبہ تھانوی بندر روڈ کراچی)

مولوی اشرف علی کی عبارت سے جو مفہوم پیش کیا گیا وہ اس کی قطعی مذمت کرتا ہے کہ اس کے قلب میں اس مضمون کا خطرہ بھی نہیں یعنی نیت میں کوئی اہانت نہیں اور نہ اس کی نیت میں کوئی حقارت ہے پھر اس کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

اسی طرح مولوی اسمٰعیل کی عبارت کہ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا الخ''، اسکی نیت میں بھی کوئی ادنیٰ حقارت اور اہانت کا ثبوت نہیں پھر الزام کیوں؟ اسی طرح رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی بھی شیطان کے علم کو نص سے بتاتے ہیں ان کی نیت میں کسی اہانت اور حقارت کا ثبوت نہیں۔ پھر ان مولویوں کو کافر کیوں کہا گیا ہے اور ایسا کافر کہ جس کے کفر میں جو کوئی شک کرے وہ بھی کافر۔ ان لوگوں کی نیت کا تو آپ لوگوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں پھر عدم ثبوت حقارت نیت پر کافر کہنا کیسے لازم آیا؟

اس قبیل سے تمام وہ لوگ جن پر کفر ثابت ہے اور ان کو کافر کہا گیا تو کس بنا پر کافر کہا جبکہ انکی نیت سے کسی حقارت واہانت کا ثبوت نہیں اس کا حاصل یہی ہے کہ یہ لوگ جو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیکر اپنی دوکان چمکاتے ہیں اور ان ہی کو بدنام کرتے ہیں اگر تمھارے نزدیک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ تم شہرت دیتے اور تشہیر کرتے ہو۔ اگر یہی حق ہے تو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے بیزاری کا اعلان کیجئے اور اشرف علی ورشید احمد وغیرہ کی مالا جپا کیجئے اور اگر کوئی اعتراض کرے تو یہی ثبوت دیجئے کہ انکی نیت میں کوئی حقارت اور اہانت کا ثبوت نہیں ہے ہم ان کو کافر کیوں کہیں (معاذ اللہ) تو وہ سارے دیوبندی وغیرہ تمھارے مقتدا اور پیشوا بن جائیں گے اور متحدہ مجلس عمل میں تمہیں باوقار کرسی پر بٹھائیں گے۔

اور جو لوگ یہ عذر لاتے ہیں کہ ابن حاتم نے استخفاف کی نیت سے کہا تھا اگر ظہور استخفاف نیت کا تھا تو پھر شہادت کی ضرورت کیوں پیش آئی جیسا کہ فرمایا ''بما شهد عليه من استخفافه'' استخفاف نیت کی خبر کس نے دی؟ کیا معاذ اللہ آسمان سے فرشتے آئے تھے یا گواہوں کو علم غیب حاصل تھا؟

معلوم ہوا کہ استخفاف کا دعویٰ تھا اس کی دلیل یتیم اور خسر کہنا تھا چنانچہ فقہائے اندلس نے اس پر فتویٰ جاری فرمایا۔ اور قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا شریف میں ذکر فرمایا جو لوگ معاذ اللہ خسر اور داماد کہنے ہی میں اپنے ایمان کی سلامتی تصور کرتے ہیں اگر ان کے نزدیک یہی شرط ایمان ہے تو ''فات الشرط فات مشروط'' یا فرض ہے کہ سقوط فرض حرام اور انکار فرض کفر ہے پس جو بھی تصور فرمائیں جس حال میں چاہیں جس طرح چاہیں وہ کہتے رہیں ہم کسی کو منع تو نہیں کرتے جس کی مرضی میں جو آئے یہی کلمات یا اس سے بھی زیادہ جو چاہیں جس طرح چاہیں خوب کہیں ان کے حصے میں یہی آیا قسمت میں یہی پایا مگر دوسروں کو اس پر کیوں مجبور کرتے ہیں ہم تو یوں عرض کریں گے۔

سید انس والجان، فخر آدم و آدمیان، نبی الانبیاء، ماحی ذنوب والخطاء، حبیب رب العٰلمین، سید المرسلین، امام المتقین، رحمت حق الیقین، تفسیر قرآن مبین صاحب قاب قوسین، حجت حق الیقین، تصحیح علوم متقدمین، مشعل خور تاب لامکاں، تربیع ماهتاب درخشاں محلی نگار خانہ کونین، نسرین حدیقه فردوس بریں، روح رائحه روح ریاحین، اصل اصول، خلیفة الاعظم،

سلطان سلاطین عالم، صاحب التاج والمعراج والعلم، دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم، اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم، سید العرب والعجم، شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ صدر العلیٰ نور الھدیٰ کھف الوریٰ مصباح الظلم، جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم، خاتم النبین شفیع المذنبین انیس الغربین رحمۃ للعٰلمین راحۃ العاشقین، مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسلیتنا فی الدارین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولٰنا و مولیٰ الثقلین ابی القاسم محمد ابن عبد اللہ نور من نور اللہ یا ایھاالمشتاقون بنور جمالہ بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ واٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم دائماً ابداً ابدا

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

الحدیث قدسی:۔

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد{صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم}

ہمارا روئے سخن غمگساران اہلسنت وطالبان مسلک رضویت محبان اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب ہے ان کے غیر سے ہمیں کام نہیں کسی غیر سے ہمارا کلام نہیں۔

اے عزیزو! سرکار ابدقرار احمد مختار محبوب کردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت پناہ سے جسکا جیسا تعلق ہے وہی نغمہ ان کے لبوں سے آشکار جس طرح جس کا دل چاہے ان کے متعلق خامہ فرسائی اور لب کشائی اور ہرزہ سرائی کرے ہم کو کسی سے کوئی علاقہ نہیں ہماری عرضداشت صرف اور صرف بندگان درگاہ رضویت اور جانثاران مسلک اعلیٰحضرت سے ہے پس جس کے جو جی میں آئے داماد کہے یا خسر بتائے ہم کو ان پر کوئی اعتراض نہیں نہ ان سے تعلق۔

عزیزان گرامی! وہابی، دیوبندی اور گمراہ قسم کے لوگ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو حالانکہ عقائد میں یہ مبرہن ہو چکا ہے کہ ہر کافر کو کافر اور ہر مومن کو مومن سمجھے اور جو کافر کو مسلمان کہے وہ خود کافر ہو گیا اور اس امر کا اعتراف دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات اور شعبہ نشر واشاعت مولوی مرتضیٰ حسن نے بھی کیا اور اپنی کتاب ''اشدالعذاب'' میں لکھتے ہیں کہ ''جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے'' اور مسلک رضویت میں تو یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر بتائے وہ خود کافر ہو گیا یا کسی کافر کے کفر میں

شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے تو کچھ لوگ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف سازش کر رہے ہیں کہ اگر فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا شریف کی عبارت کو دلیل میں پیش فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہنا کفر ہے اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ہی پانچویں جلد فتاویٰ رضویہ میں خسر تحریر فرمایا ہے ان کا حاصل مدعا یہ ہے کہ جس بات کو کفر بتایا وہی خود بھی تحریر فرما رہے ہیں گویا (معاذ اللہ) ان کا فتویٰ خود ان کی طرف لوٹا۔ خیر اللہ بہتر انتقام لینے والا ہے مگر یہ بات ضرور ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارات کے مغز کو سمجھنا سب کا کام نہیں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علمائے جید وفقہائے کبریٰ اپنے وقت کا امام فرماتے اور لکھتے ہیں کہ اگر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰحضرت کو پاتے تو اپنے شاگردوں (ابو یوسف، امام زفر) میں شمار کرتے۔

اکابر علمائے اہل سنت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلم لغزش اور تسامح سے پاک ہے اور آج کے مردم خام ان کے عیوب کو تلاش کر رہے ہیں اور خواہی نخواہی الزام ان پر لا رہے ہیں کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ششم میں خسر کہنے پر بسند امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکی تکفیر فرمائی اور خود ہی فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم میں خسر لکھتے ہیں اس کا خاص مطلب یہ ہوا کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدنام اور رسوا کرنا ان کا کام ہے۔ مگر ہم غلامان بارگاہ رضویت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر عبارت کو حق اور مسائل شریعت میں سند سمجھتے ہیں مگر موذی خصم تو یہی کہے گا کہ وہ اعلیٰحضرت جن کو تم امام زمان اور مجدد وقت کہتے اور ناز کرتے ہو تو تمہارے دینی بھائی ہی انکی گرفت کرتے اور (معاذ اللہ) گمراہی اور کفران پر لوٹاتے ہیں اور اپنی جان چھڑانے کیلئے نیت استخفاف کو حیلہ بناتے ہیں حالانکہ شریعت کا حکم ظاہر پر ہوتا ہے نیت پر نہیں ہوتا۔

اے عزیزو! غور کرو اس حملہ دشمنان کو آپ کس طرح دفع فرمائیں گے اور امام اہلسنت کے فتوائے جلد ششم کو کس طرح نبھائیں گے؟ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب اگر دیکھنا چاہیں تو عرب وعجم کے علمائے دین وفقہائے معتمدین خصوصاً حرمین شریفین کی تقریظات **الدولۃ المکیہ** و **حسام الحرمین** و **کفل الفقیہ الفاہم** وغیرہم کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔ **بحمدہ تعالیٰ** ہمارے نزدیک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر فیصلہ فقہی اور حکم شرعی سند اور مظہر حق وصواب ہے **والحمد للہ رب العٰلمین**۔

کیا آپ نے نہ دیکھا کہ متحدہ مجلس عمل کی بابت جو فتویٰ دار العلوم امجدیہ سے 2 شعبان المعظم 1423ھ مطابق {9} اکتوبر 2002ء کو جاری فرمایا گیا۔ جس میں تحریر فرمایا گیا کہ :

> ''وہابی دیوبندی اور جتنے فرقہ باطلہ ہیں ان سب کے عقائد ونظریات کفریات کا مجموعہ ہیں (پھر ان کی تماثیل کتب فرقہائے باطلہ کی نقل کی گئیں) علمائے حرمین کے پاس ان کے عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین مصر وشام وعراق وفلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے'' **ملخصاً**

دریافت طلب یہ امر ہے کہ علمائے کرام مذکورہ بالا نے اقوال ہی پر فتویٰ جاری فرمایا یا نیت کے متعلق کچھ دریافت کیا کہ ان فرقہ باطلہ نے تحقیر وتنقیص کی نیت سے ایسا لکھا ہے؟

اس حکم سے مطلقاً ثابت ہے کہ شریعت کا حکم ظاہری اعمال واقوال پر ہے نیت پر نہیں مذکورہ فتویٰ دارالعلوم امجدیہ کے ان مفتیوں کا ہے جنہوں نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوائے مبارکہ مذکورہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۲۶۔۱۲۷ پر مسطور ہے جس کے بارے میں حضرت علامہ مولانا عبدالمنان صاحب اعظمی دامت برکاتہم العالیہ یہ عنوان دیتے ہیں

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

(فتاویٰ رضویہ ششم صفحہ نمبر 23)

اس کے خلاف یہی مفتیان دارالعلوم امجدیہ 13 رجب المرجب 1423ھ مطابق 21 ستمبر 2002ء کو تحریر فرماتے ہیں :

''لفظ ختن وداماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب سے گفت وشنید کے بعد یہ فیصلہ طے پایا کہ مذکورہ الفاظ کا استعمال بلاشبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی صاحب کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی واردو کے ساتھ جلد ۲ صہ ۴۔۵ پر درج ہے''

فقیر محمد عبدالوہاب خاں دارالعلوم امجدیہ کو اہلسنت کی مرکزی درسگاہ تصور کرتا تھا اور اس دارالعلوم کے مفتیان کو متقی پرہیزگار اور شریعت مطہرہ کا امین جانتا تھا اس کے حاشیہ خیال میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان کذب بیانی اور دروغ گوئی بھی کر سکتے ہیں چنانچہ اردو کی عبارت جس میں داماد وخسر کے کلمات مصنوعی کا پیوند تھا یہ خیانت خدا جانے کس نے کی وہی جلد ساتھ لیکر آئے تھے جب فقیر نے علامہ صدرالشریعہ محمد امجد علی صاحب کا نام سنا سر جھکا دیا اور خاموشی اختیار کی کہ جب صدرشریعہ نے تحریر فرمادیا تو فقیر کو انکار کی مجال دم زدن نہیں بعدہ جب ہم نے مختلف مطابع کی بہار شریعت کو دیکھا تو کسی مطبوعہ نسخہ میں اردو کی کوئی عبارت منقول نہ تھی فقیر کو اس خیانت اور کذب صریح اور افتراء قبیح پر سخت افسوس ہوا کہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتی صدرشریعہ پر بھی بہتان لگانے سے باز نہ آئے اب مسلمانان اہلسنت کسی امین فتویٰ اور صاحب تقویٰ واہل فتویٰ مفتیان کرام سے استفسار کیجئے اور حکم شریعت معلوم کیجئے کہ ایسے مفتری کذاب مفتیوں کے بارے میں جو مصنوعی عبارت اور من گھڑت مضمون کو صدرشریعہ مولانا امجد علی صاحب کی جانب منسوب کریں اور بہتان عظیم ان کے سر پر دھریں ایسے مفتیوں کے فتاوے اور اقوال شرعی لائق اعتماد ہیں یا نہیں؟ اور انکی امامت وخطابت کا شرعاً کیا حکم ہے کیا ان لوگوں کی اقتدا میں نمازیں پڑھنی جائز ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

عزیزان ملت ۔اس دور میں ہمارے مولویوں اور مفتیوں کا یہ حال ہے تو عوام الناس کا کیا حال ہوگا یہ تو علماء دیوبند کا داب رہا ہے کہ اپنی من گھڑت اور مصنوعی عبارات اور مصنوعی کتب جن کا دنیا میں نام ونشان نہیں معظمان دین اور فقہائے معتمدین کی جانب منسوب کردینا اور اپنا من چاہا مطلب نکال لینا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب سیدالکونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں تمام مسلمانوں کو ان لوگوں کے کید وفریب سے بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام پکا تابعدار بنائے آمین۔

اس واقعہ فاجعہ سے قبل فقیر اپنی اس درسگاہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان کرام کی جانب یہ امید رکھتا تھا کہ اگر احقاق حق اور ابطال باطل کا منظر دیکھنا ہو تو مفتیان دارالعلوم امجدیہ کے دامن سے وابستگی اختیار کریں اور جناب سید شاہ تراب الحق کے متعلق قوی گمان رکھتا تھا کہ اہلسنت کا اگر کوئی پاسبان اور مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقیب ہے وہ شاہ تراب الحق صاحب ہیں اور فقیر یہ تصور کرتا تھا کہ کراچی شہر پر اس وقت تک کوئی عذاب نہ آئے گا جب تک شاہ صاحب کا وجود با مسعود کراچی میں موجود ہے اسواسطے ہمیشہ شاہ صاحب کیلئے دست دعا بارگاہ رب العزت میں پھیلاتا اور دعائے عافیت تام کرتا تھا۔

فقیر نے ایک فارمولے پر غور کیا تو اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شجرہ مبارکہ میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلبیت حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آٹھ سلاسل پھر اولیائے اجلہ حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر حضرت ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آٹھ سلاسل پھر حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے اولا د امجاد سیدی سید شاہ احمد جیلانی تک آٹھ سلاسل پھر حضور مولیٰ الشیخ بہاؤ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہو کر حضور مولیٰ السید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آٹھ سلاسل کے بعد حضرت مولیٰ السید شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شروع ہو کر حضور پر نور پیر دستگیر مرشد بینظیر سیدنا ال رحمٰن مصطفیٰ رضا خان ابن مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء پر آٹھواں سلسلہ مختتم ہوتا ہے جس میں فقیر بے مایہ اگرچہ خالی ہے بفحوائے **ابو ھما صالحا** کہ ان دو یتیم بچوں جنکا خزانہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محفوظ فرمایا وہ **ابو ھما صالحا** وہ بچے ان کی چودھویں پشت میں تھے یہاں اگر ہم خالی تو ہمارے مرشد کریم مولیٰ العظیم مفتی اعظم عالم اسلام مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب کرامت اور کمالات سے مملو ان کا سایہ عافیت سروں پر ہے کراچی میں ان کا فیض ان کے ایک خلیفہ سید شاہ تراب الحق صاحب ان کے فیوض کمال کی ایک مثال ہیں۔ جنہوں نے اپنے دوش پر تمام اہلسنت کراچی کا بار لے لیا ہے مگر اس حادثہ فاجعہ کے بعد ظاہر ہوا کہ کسی سخت موذی شیطان نے انہیں ورغلایا اور اس دائرہ رحمت سے فارغ کر دیا میرے اس گمان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا ؎

اے اشک ڈوب مر تیری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اڑی میری چشم پر آب کی

عزیزان ملت !اس واقعہ کذب وافترا کے بعد کچھ مدت ہی گذری تھی کہ ایک نیا راز فاش ہوا۔ دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ جو 3 ربیع الثانی 1423ھ 26 جون 2001ء کو عالم وجود میں آیا جس کے ساتھ شاہ تراب الحق اور چند افراد فرق باطلہ کا عہد نامہ جسکو ضابطہ اخلاق سے معنون کیا گیا اسکی شقوں سے منتخب عبارات کو لیکر اس کا حکم معلوم کرنے کو بطور سوال کسی فرحان رضا قادری نے دارالعلوم امجدیہ سے فتویٰ لیا۔ وہ سوال جو ضابطہ اخلاق سے لیا گیا وہ یہ ہے

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ

کو چاہیے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات ومشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز قرآن وحدیث اور اکابر اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ)

باسمہ تعالیٰ

الجواب۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے متفرق امتی ثلثا و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ (ابوداؤد ص۶۳۱ ج۲) ''یعنی یہ امت تہتر (۷۳) فرقے ہو جائے گی اور ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سارے جہنمی۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا من ھم یا رسول اللہ ''یارسول اللہ! وہ ناجی فرقہ کون ہے؟'' حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ و اصحابی ''یعنی وہ فرقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں'' یعنی جو لوگ سنت کے پیرو ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت وجماعت ہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے فرمان و اعمال صحیحہ کے پیروکار ہیں بخلاف اہل سنت وجماعت کے جتنے فرقے ہیں سب اپنے باطل عقائد ونظریات کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں مثلاً رافضی جن کے عقائد باطلہ سب پر عیاں ہیں (پھر تقریباً نو (9) سطروں میں ان کے عقائد بیان کئے۔ پھر دیوبندی وہابی کے عقائد باطلہ کا ذکر فرمایا) اور دیوبندی وہابی بھی اپنے عقائد باطلہ ہی کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں (پھر 29 سطروں میں دیوبندی وہابی کے عقائد باطلہ بیان کئے پھر لکھا) یہ صرف چند عبارتیں ہیں جو ہم نے نقل کی ہیں ورنہ وہابیوں دیوبندیوں کی کتابیں توہین خدائے تعالیٰ و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھری پڑی ہیں بانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں ختم نبوت کا انکار کر کے قادیانی کیلئے راستہ ہموار کیا۔ انہیں وہابیوں نے اللہ تعالیٰ کیلئے جھوٹ بولنا ممکن لکھا ایسے لوگوں کے متعلق مسلمان خود سوچیں کہ وہ ان لوگوں کو کیا کہے اس وقت کے سنی علمائے حرمین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین، مصر، شام عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے یہ فتویٰ حسام الحرمین کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا ہے اسے لیکر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں احادیث میں ایسے ہی بدعقیدہ لوگوں کے لیے فرمایا ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان مرضوا فلا تعودھم و ان ماتوا فلا تصلوا علیھم وان لقیتم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم ''یعنی اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں

شریک نہ ہواور اگر ان سے ملاقات ہوتو انہیں سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انکے ساتھ کھاؤ پیو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو" دوسرے مقام پر فرمایا: ایاکم ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم "یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں" انہیں وجوہات کی بنا پر دیو بندیوں وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور انکی ان گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور انکی تائید کرنے والوں اور انکو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا انکے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلےٰ پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو کہیں کا بھی امام ہو حکم شرع وہی رہے گا جو ہم نے بیان کیا اور ہم نے اوپر جو عقائد و نظریات بیان کئے ہیں وہ عقائد جس کسی کے بھی ہوں یا جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا اس کے پیچھے بھی نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو حکم شرع سب کیلئے ایک ہے خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔ عطاء المصطفیٰ اعظمی مہر شریف دار الافتاء دار العلوم امجدیہ اسم گرامی عطاء المصطفیٰ اعظمی عفی عنہ 3 ربیع الثانی 1422ھ 26 جون 2001ء"

عہدنامہ میں فرق باطلہ کے ساتھ شاہ تراب الحق بھی شامل ان کی عبارت پر دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ اہلسنت بغور ملاحظہ فرمائیں کہ

ع۔ فدا کرکے ایمان یہ کرسی ملی ہے

سنی تو یہ کہتا ہے کہ جان دادم ایمان ندادم۔ والحمد للہ رب العلمین

فقیر بے نوا کا کام صرف مطلع کرنا ہے وہ بھی صرف اہلسنت حضرات کو جس کو اپنا دین اور ایمان پیارا ہو وہ لوگ اپنے ایمان اور نماز وغیرہ عبادات کی محافظت فرمائیں یہ ہمارا قول نہیں دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ ہے۔

فقیر تو یوں عرض کریگا کہ وہ عہد نامہ جس کو ضابطہ اخلاق کا نام دیا گیا اس میں یہ عہد کیا گیا کہ "ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔ اور اختتام پر یہ تحریر کیا گیا کہ

"کراچی میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر مشتمل کمیٹی نے 9 فروری 2001ء کو منعقدہ اس اجلاس میں اتفاق رائے سے ایک اعلامیہ اور ضابطہ اخلاق منظور کرتے ہوئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ذیل علماء کرام پر مشتمل ہوگی :

نمبر1 ...... سلیم اللہ خان

نمبر۲ ...... ﴾ نظام الدین شامزئی

نمبر۳ ...... ﴾ شاہ تراب الحق

نمبر۴ ...... ﴾ حاجی حنیف طیب

نمبر۵ ...... ﴾ عباس کمیلی

نمبر۶ ...... ﴾ حسن ظفر نقوی

نمبر۷ ...... ﴾ عبدالرحمٰن سلفی

نمبر۸ ...... ﴾ محمد سلفی

(پھر زیریں ان حضرات کے دستخط حسب ترتیب موجود ہیں)

یہ عہد نامہ کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر............الخ۔ جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ

''کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔''

یعنی یہی تو خود کو مسلمان کہنے والے منافق تھے اور منافق کافر مجاہر سے بدر جہا بدتر ہیں کما نص علیہ۔ اور کافروں کے متعلق فرمایا :

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

''تم فرماؤ اے کافرو''

گویا کافر کہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور عہد نامہ میں ہے کہ :

''اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

''اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔''

یہ منافقین وہی تو ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے اللہ عزوجل نے ان کو قتل کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا۔ ان کے نزدیک یہ فعل غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت ہے جب قرآن عظیم اور اسکے احکام مبین ان کے نزدیک غیر اسلامی اور قابل تعزیر اور قابل نفرت ہیں تو خدا ہی جانے کہ ان کا اسلام کون سا اسلام ہے؟ اللہ رحمٰن الرحیم، رحم فرمائے اور نیک بنائے ہدایت عطا فرمائے اور دین متین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت بخشے آمین۔

مخفی نہ رہے کہ فقیر نے جو بھی عرض کیا بر بنائے عناد نہ کہا بلکہ بر بنائے خیر خواہی اور ہمدردی تحریر کیا کہ ایک مدت مدید کی نیازمندی اور مودت قلبی نے جوش مارا کہ ہم دونوں ایک ہی در کے فیض یافتہ گویا ایک دودھ کے پالے ہیں یہ حالات دیکھ کر ضبط کا یارا نہ رہا بیساختہ دل جلی حالت میں عرض کیا۔

ع شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاء فَعَلَيْهَا {حم السجدہ 46}

''جو نیکی کرے اپنے بھلے کو اور برائی کرے اپنے برے کو۔'' ﴿کنزالایمان﴾

عزیزم ۔یہ دولت یہ محل وہاں کام نہ آئیں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے ہمارے مالک ومعبود نے فرما دیا ہے :

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ☆وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ

''وجو ایک ذرہ بھر بھلائی کریگا اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کریگا اسے دیکھے گا۔''

عزیزم! یہ تو اس ضابطہ کی سب کمیٹی کی رکنیت ہے اگر پاکستان کے وزیراعظم بھی ہو جاؤ اور امریکہ جیسا جابر وظالم اسکے حضور اپنا زور دکھائے اور تم کو بچانا چاہے تو بچا نہ سکے بلکہ وہ بھی نہ بچ سکے گا ابھی باب توبہ کھلا ہے۔کوئی ایسی صورت اختیار کیجئے کہ اس واحد قہار کے عذاب سے نجات مل جائے وہ کوئی ان پڑھ نادان تو نہیں ؟ جو سمجھ نہ سکیں تامل کیجئے {9} فروری 2001ء تا ایندم جو امامت فرمائی نماز پڑھائی ان مسلمانوں کی نمازوں کا حشر کیا ہوگا؟ اسی طرح دیگر اعمال صالحہ وہاں تو فرما دیا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

مجدد اعظم اعلیحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مولنٰا واولنٰا سیدی الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے امام ہیں ہم انکے غلام ہیں انہوں نے جو کچھ بھی فرمایا ہمارے واسطے سند ہدایت ہے کوئی مانے یا نہ مانے ہمیں اس سے غرض نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ زمان برکت نشان مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آج تک تو کجا ماقبل ھٰذا غور وتامل کیجئے ہمیں کئی صدیوں پہلے ایسا فقیہ عظیم نظر نہیں آتا جس نے صدیوں کے متنازع مسائل کو آن واحد میں حل کر دیا مسلمانوں کا مشکل کشا اماموں کا رہنما ہدایت فرمانے والا جسکی عظمت وکرامت کے اکابر علماء کرام عالم اسلام مدح سرائی اور جید علمائے حرمین شریفین ان کے خطبے پڑھتے نظر آتے ہیں مولانا اعجاز ولی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ :

''اعلیحضرت قبلہ کی عمر کا چودھواں سال تھا افتا کا کام حضرت نے اپنے ذمہ لے لیا تھا کہ ایک شخص رام پور سے بخدمت اقدس حضرت امام المحققین مولانا نقی علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرت سن کر بریلی تشریف لائے اور جناب مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی کا فتویٰ جس پر اکثر علماء کی مواہیر ودستخط ثبت تھے پیش خدمت کیا حضرت نے فرمایا کہ کمرہ میں مولوی

صاحب ہیں ان کو دید یجئے جواب لکھ دیں گے وہ کمرہ میں گئے اور آکر عرض کیا کہ کمرہ میں مولوی صاحب نہیں ہیں فقط ایک صاحبزادہ صاحب ہیں فرمایا انہیں کو دیدیجئے وہ لکھ دیں گے انہوں نے کہا حضور میں تو جناب کا شہرہ سن کر آیا تھا حضرت نے فرمایا آجکل وہی فتوٰی لکھا کرتے ہیں انہیں کو دیدیجئے اعلیٰحضرت نے جو اس فتوٰی کو دیکھا تو ٹھیک نہ تھا اعلیٰحضرت نے اس جواب کے خلاف جواب تحریر فرمایا اور اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش فرمایا حضرت نے اسکی تصدیق وتصویب فرمائی پھر وہ صاحب اس فتوٰی کو دوسرے علماء کے پاس لے گئے ان لوگوں نے حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب کی شہرت دیکھ کر انہیں کے فتوٰی کی تصدیق کی جب والی رامپور نواب کلب علی خان صاحب کی خدمت میں وہ فتوٰی پہنچا آپ نے شروع سے آخیر تک اس فتوٰی کو پڑھا اور تمام لوگوں کی تصدیقات دیکھیں دیکھا کہ سب علماء کی رائے ایک ہے صرف بریلی کے دو عالموں نے اختلاف کیا ہے حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین صاحب کو یاد فرمایا حضرت تشریف لائے نواب صاحب نے فتوٰی ان کی خدمت میں پیش فرمایا حضرت مولانا کی دیانت اور انصاف پسندی دیکھئے کہ صاف فرمایا فی الحقیقت وہی حکم صحیح ہے جو ان دو صاحبوں نے لکھا نواب صاحب نے پوچھا پھر اتنے علماء نے آپ کے فتوٰی کی تصدیق کس طرح کی فرمایا ان لوگوں نے مجھ پر اعتماد میری شہرت کی وجہ سے کیا اور میرے فتوٰی کی تصدیق کی ورنہ حق وہی ہے جو انہوں نے لکھا۔"

(حیات اعلیٰحضرت ج اول صـ 133,134)

انہی کے در کا گدا ہوں
انہیں کے نام پہ مٹا ہوں
جو عالم کے رہنما ہیں
سنیوں کے پیشوا ہیں
کوئی مانے یا نہ مانے
اپنی یہی صدا ہے

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دور کا ایک شاہکار بطور نمونہ پیش کیا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب میں اکابر علمائے اسلام کی تحریریں بکثرت موجود ہیں جس کا جی چاہے مطالعہ فرمائے فقیر تو یہی کہے گا ؎

انہی کے در کا گدا ہوں
انہیں کے نام پہ مٹا ہوں
جو عالم کے رہنما ہیں
سنیوں کے پیشوا ہیں

کوئی مانے یا نہ مانے

اپنی یہی صدا ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مفتی دار العلوم امجدیہ اور ان کے حمایتی

اولاً......﴾ مفتیان دارالعلوم امجدیہ بمعہ ناظم تعلیم امجدیہ اوران کے ساتھی یہ تحریر فرما چکے ہیں کہ

''لفظ ختن وداماد مصطفیٰ اورخسر کا استعمال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا بلا شبہ جائز ہے کفر نہیں... مخلصاً۔''

یہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت فتویٰ پر جرات طغویٰ ہے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس لفظ پر امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کفر اور قتل کا ثبوت لائیں اور یہ انکار فرمائیں۔

ثانیاً......﴾ لکھتے ہیں :

''حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب خان صاحب نے یہ بات صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی صاحب کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی و اردو کے ساتھ ج ۲ صہ ۴۔۵ پر درج ہے۔''

یہ صدر الشریعہ مولانا امجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان عظیم ہے بہار شریعت حصہ دوم ربیع الاخر شریف 1335ھ کو وجود پا چکی تھی جس کو اٹھاسی سال کا عرصہ ہو چکا ہے اب تک اس کے صدہا ایڈیشن مختلف مطابع سے طبع ہو چکے ہیں مگر کسی مطابع کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ دوم میں عربی کے ساتھ کوئی بھی اردو کی عبارت ایسی نہیں سوائے اس مصنوعی من گھڑت عبارت کے جو کسی نے پیوند کاری کر کے طبع کرایا ہے اس سے صدر شریعہ علیہ الرحمہ کا کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ بحکم شریعت ایسے کاذب اور مفتری ساقط العدالت اور مردود الشہادت ہیں ان کے کسی قول و فعل پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ فتویٰ۔

ثالثاً......﴾ ان کی فتویٰ نویسی کا یہ حال ہے کہ یزید کہتا ہے میں نے کہا ہے حسین کہتا ہے کہ شمر نے کہا ان کے نزدیک دونوں کے قول برابر اور ان پر حکم یکساں ہیں اپنے جواب الجواب فتویٰ میں لکھتے ہیں کہ

''حضور والا کی بہت کتب میں علمائے وہابیہ ودیابنہ کی کفریہ عبارت نقل کی تو کیا بقول خود حضور والا بھی اسی زمرے میں آ گئے۔''

اور یہ مقابل ہے اس کے کہ زید اقرار کرتا ہے کہ میں نے کہا۔ یہ ان کی علمی قابلیت اور فہم عبارت کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔

رابعاً......﴾ شاہ تراب الحق صاحب کی تحریر شدہ عبارت پر انکا فتویٰ منقول ہوا اس پر حکم جاری فرمایا کہ یہ (دیوبندی) عقیدے رکھنے والے کافر ہیں جو انکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (اور شاہ تراب الحق تو کافر کہنا غیر اسلامی تحریر فرماتے ہیں) آپ حکم فرماتے ہیں کہ :

''ان کے پاس نہ بیٹھو نہ انکے ساتھ کھاؤ پیو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو اور یہ (دیوبندی) گستاخ رسول ہیں علماء حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور انکی تائید کرنے والوں اور انکو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ..... ملخصاً''

سُنِّیو ! ان سے پوچھو کہ یہ آپکا فتویٰ اور یہ حکم کس کے لیے ہے؟ کیا آپ اس سے مستثنیٰ ہیں؟ پھر جس پر کفر کا حکم لگائیں اس کے ہی ساتھ بیٹھیں اس کو اپنا حاکم ناظم تعلیمات ٹھہرائیں اسکے ساتھ کھانا کھائیں (کہ یہ تو ہمارا بھی مشاہدہ ہے) تو کیا آپ نے انکو مسلمان سمجھا۔ اگر مسلمان سمجھا تو آپ کا حکم لا جرم :

''جو ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں۔''

اب آپ اپنے حکم کے مطابق خود کافر ہوئے یا نہیں؟ اور اگر کافر سمجھ کر یارانہ گانٹھا اور انکو حاکم مانا اور ناظم تعلیم بنایا تو فرمایئے آپ کیلئے کون سا حکم جاری ہوگا؟ اگر آپ نہ جانتے ہوں تو جاننے والے علماء سے معلوم کریں۔

امجدیہ والو ! یہ فتویٰ ہمارا نہیں بلکہ تمھارا ہے اب سنی اعلیٰحضرت کے ماننے والے پوچھتے ہیں کہ اگر تم نے اس فتویٰ میں مسلمان کو کافر کہا تو خود کافر ہو گئے اور کافر کو مسلمان سمجھ کر گلے لگایا اور سر پر بٹھایا تو کافر کو مسلمان سمجھ کر تم کافر ہو گئے اب تم کو مسلمان کیا کہیں؟

خامساً...... ﴾ دارالعلوم امجدیہ کے کارساز و جانثار قاری ریاض جن کے مفتیان امجدیہ یارغار اور دمساز حامی اور مددگار ہیں وہی قاری فرماتے ہیں :

''کہ میں نے آپ (انصاری صاحب) اور ضیاء بھائی کے سامنے داماد کے عنوان پر توبہ کی تھی اور میں آج بھی اسی توبہ پر قائم ہوں ..... ایک فتویٰ آیا اور اس میں ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں۔ دیکھئے انصاری صاحب! اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا۔ اور اسلام کو کفر کہنا ... کفر کہاں پلٹا''

تو پہلے کفر تم پر ہی لوٹا کہ اسلام سے ہی تو توبہ کر کے کفر اختیار کیا پھر ملاحظہ کیجئے جو اسلام کو کفر کہے یقیناً وہ کافر ہے اب مسئلہ خسر و داماد پر کفر کس پر لوٹا؟

سادساً...... ﴾ یہ حکم کفر کا بیان امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی 544ھ جن کے بیان کو تقریباً نوسو سال (900) ہو رہا ہے انہوں نے بیان کیا فقہائے اندلس سے ظاہر ہے جو ان سے بھی پہلے تھے تو فتویٰ ان کا جس کا ذکر فرمایا امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی شرح میں امام ملا علی قاری متوفی 1014ھ جس کو چار سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا فرماتے ہیں :

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

''ان میں ایک بھی قائل کے تکفیر اور قتل کیلئے کافی ہے۔''

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مولانا سید دیدار علی صاحب نے 4 شعبان 1335ھ میں سوال کیا کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم، غریب، مسکین، بے چارے تھے اس پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ عبارت شفاءشریف کی نقل فرمائی جس میں اس کی تکفیر اور قتل کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ بقول اسکے (معاذ اللہ) کفر پلٹا فقہائے اندلس اور اس زمانے سے لیکر آج تک تمام فقہاء اور علماء پر جنہوں نے اس حکم کو مسلم رکھا اور جاننے کے باوجود اسکا ردنہ فرمایا تقریباً ایک ہزار سال کے علماء اور فقہاء جنہوں نے اس حکم قتل وکفر کو مسلم رکھا (معاذ اللہ) بقول اسکے۔ کفر پلٹانے والے اب اپنا حکم تلاش کریں۔ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سابعاً......﴾ **مسلمانو!** امجدیہ والے مفتی اپنی طرح کا ہی مفتی سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی سمجھتے ہیں کہ سوال ہورہا ہے کلمات کے اطلاق پر اور جواب دیا جارہا ہے نیت قائل پر یہ تو امجدیہ ہی کے مفتیوں کی خصوصیت ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ العظیم ہیں ان سے یہ ممکن ہی نہیں۔

تاسعاً......﴾ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر ایک کلمہ کا جواب اس کلمہ کے ساتھ تحریر فرمایا پھر لفظ یتیم کے جواب میں فرماتے ہیں:

''شفا شریف امام اجل قاضی عیاض صدر اول قسم رابع میں ہے افتیٰ فقھاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقتہ الطلیطلی و صلبہ بما شھد علیہ من استخفافہ بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تسمیہ ایاہ اثنا مناظرتہ بالیتیم و ختن حیدر فقہائے اندلس نے ابن حاتم کے قتل اور پھانسی کا فتویٰ دیا اس کے متعلق کے یہ شہادت ملی کہ اس نے دوران مناظرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استخفاف (اہانت) کیا آپ کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا۔''

تسمیہ ایاہ سے معلوم ہوا کہ ان کو شہادت ملی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یتیم اور حیدر کا خسر کہا۔ جو دانشمند مفتی استخفاف کی نیت کو ڈھال بناتے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کو رواج دیتے اور عامتہ الناس کو بلاشبہ جائز بتا کر اہانت پر دلیر کرتے ہیں ان سے پوچھو اگر استخفاف کی نیت پر فقہاء اندلس نے فتویٰ جاری فرمایا تو شہادت کس امر کی لی گئی کیا شاہد آسمان سے کوئی صحیفہ غیبیہ لائے تھے یا ان کو (معاذ اللہ) وحی آئی تھی کہ اس نے استخفاف کی نیت سے کہا تھا؟ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنتُمْ صَادِقِيْنَ

ثامناً......﴾ گستاخ وبیباک لوگ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت وتنقیص کو رواج دینا چاہتے ہیں اور مثل دیانہ کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) ایک عامی بشر سمجھتے ہیں جبکہ اپنے لئے داماد وخسر کے الفاظ کا عام استعمال کرتے شرماتے اور اپنی توہین سمجھتے ہیں ذرا ان میں سے کسی کو کہیں کہ اپنے داماد کا نام لیکر کیوں پکارتے ہو داماد کو داماد کہہ کر کیوں نہیں پکارتے اگر کچھ ہیں تو نام بھی نہ لیں گے وہی کہیں گے جیسا وہ ہوگا اگر حافظ ہے تو حافظ صاحب کہیں گے میرے داماد نہ کہیں گے اپنے لئے خسر کا بھی عام استعمال نہیں کریں گے۔

برادران ملت! جس لفظ کو اپنے لئے باعث عار سمجھتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وہی اختیار کرتے ہیں اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ ان لوگوں کا مدعا کیا ہے

عاشراً......﴾ میرے عزیزو! تامل فرمایئے کہ آج مسلمانوں میں کون سا مسلمان ایسا ہے جو اس بات کو نہیں جانتا ہر شخص جانتا ہے حسنین

کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہماسیدتنا فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لخت جگر ہیں اور مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور نظر اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں پھر یہ لوگ کس کو بتلا رہے ہیں جس کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر اور تنقیص ہی میں ان لوگوں کو مزا آتا ہے۔ مسلمان تو مسلمان ہیں غیر مسلم بھی جانتے ہیں اور یہ اسی پر مصر ہیں کہ یہ الفاظ کہنا جائز ہیں۔

برادران ملت:۔فتویٰ نیت پر جاری نہیں ہوتا ظاہری کلمات پر فتویٰ لگایا جاتا ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلاَئِکَةِ إِنِّی خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ☆فَإِذَا سَوَّیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِن رُّوحِی فَقَعُواْ لَهُ سَاجِدِیْنَ☆فَسَجَدَ الْمَلآئِکَةُ کُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ☆إِلاَّ إِبْلِیْسَ أَبَى أَن یَکُونَ مَعَ السَّاجِدِیْنَ (الحجر 28 تا 31)

’’اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کیلئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے سوائے ابلیس کے اس نے سجدے والوں کا ساتھ نہ دیا۔‘‘

ابلیس نے نافرمانی کی اور رب تعالیٰ کے حکم کے باوجود سجدہ نہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر کوئی حکم نہ لگایا بلکہ فرمایا۔

قَالَ یَا إِبْلِیْسُ مَا لَکَ أَلاَّ تَکُونَ مَعَ السَّاجِدِیْنَ☆قَالَ لَمْ أَکُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ (الحجر 32 تا 33)

’’فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی۔‘‘

جب ابلیس نے وہ توہین آمیز کلمات کہے تو اللہ عزوجل نے اس پر حکم لگایا :

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ رَجِیْمٌ☆وَإِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ إِلَى یَوْمِ الدِّیْنِ (الحجر 34 تا 35)

’’فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بیشک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔‘‘

عزیزان ملت !ابلیس کی ظاہری نافرمانی سجدہ نہ کرنے کے باوجود اللہ عزوجل نے اس پر کوئی حکم نہ لگایا اور نہ جنت سے نکالا حتیٰ کہ اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے سجدہ کیوں نہ کیا جب اس نے گستاخی کا اظہار کیا تو اس کو فرمایا کہ تو جنت سے نکل جا تو مردود ہے قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔

اللہ عزوجل باوجود یکہ علیم وخبیر ہے اس کا علم ذاتی وہی عالم مافی الصدور ہے مگر اس سے اقرار لیکر حجت قائم فرمادی کہ حکم شرع ظاہر پر ہے نیت پر نہیں ان پہلوانوں اور اور اپنے علم وفہم پر اترانے والوں سے یہ بھی بعید نہیں کہ معاذ اللہ ہزار بار نعوذ باللہ کہ یہ اللہ واحد وقہار پر بھی عدم علم

استخفاف نیت کا حکم لگا دیں گے (معاذ اللہ)

مگر مسلمانوں کا ایمان قرآن حکیم پر ہے ان کیلئے ایک آیت ہی کافی ہے۔ کہ حکم شریعت ظاہری کلمات واحوال پر ہوتا ہے، باطن یا نیت پر شریعت مطہرہ کا حکم جاری نہیں ہوتا چنانچہ صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

''**عقیدہ**......﴾ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگر چہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اسکا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اسکے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے۔'' (بہار شریعت حصہ اول صفحہ 46)

یہی صدر شریعہ علیہ الرحمہ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں :

''مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اسکی توبہ مقبول نہیں۔'' (بہار شریعت حصہ نہم صفحہ نمبر 102 مکتبہ اسلامیہ 40 اردو بازار لاہور)

حضرت صدر شریعہ نے احکام شریعہ میں ہر دو امر کا خلاصہ بیان فرما دیا اولاً حکم شریعت کا مدار ظاہر پر ہے ثانیاً جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اسکی توبہ مقبول نہیں یعنی وہ واجب القتل ہے چنانچہ اسی بنا پر ابن حاتم کی تکفیر کی گئی اور اس کو قتل کیا گیا کہ نبی کی شان میں گستاخی کفر ہے اس کی توبہ قبول نہیں وہ واجب القتل ہے۔ فَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

نیز جو لوگ کہتے ہیں کہ ختن کا معنی بھی خسر اور داماد ہی تو ہیں۔ ہم کہتے ہیں تم سے کس نے کہا کہ تم اس کے معنی بیان کرو اگر معنی ہی پر تمہارا ایمان ہے تو اللہ قادر وقیوم فرماتا ہے

أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (الواقعہ 64)

زارعون (معاذ اللہ) کھیتی باڑی کرنے والے کو کہتے ہیں تو اپنے درس وتدریس میں یہی معنی بتایا کیجئے۔ اس قبیل کی کئی آیت پیش کی جا سکتی ہیں مگر دلیل ثبوت کے لیے ایک ہی کافی۔

ان ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے کہ حال ہی میں کسی شخص نے اخبار میں کالم (معاذ اللہ) داماد رسول کے عنوان پر لکھا وہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اسی میں عظمت کا منتہا سمجھتے ہیں حالانکہ اس کے بجائے ''شیر خدا، مشکل کشا'' کو عنوان بنایا جاتا تو کیا ہی خوب ہوتا مگر جن کا مقصود ہی اہانت سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو تو وہ کیوں کر باز آئیں گے کسی عنوان سے ہو تحریر میں ہو یا تقریر میں ہو یہ اعلان کر کے اپنے شرائط یا فرائض دین سے اس امر کو اپنی تحریر وتقریر کی قبولیت تصور کرتے ہیں ہر سنی کیلئے تفضیل شیخین و حب ختنین لازم کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو علامات اہلسنت میں شمار فرمایا ہے اہل تشیع کو اسی لفظ ختن پر ناز ہے چنانچہ وہ اپنی اذان میں اسی نسبت سے ''علی خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل'' کہتے ہیں یہ کلمہ خالص تبرا ہے اس کلمہ خبیثہ میں بالتصریح حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی

خلافت راشدہ کی نفی ہے بحمدہ تعالیٰ ہم ختن نہیں کہتے ختنین کہتے ہیں جیسا کہ امام اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا مگر بحمد اللہ تعالیٰ نسبت کرنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں اور جو گستاخ کہتا ہے کہ :

''حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یقیناً داماد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں............الخ''

اس سے یہی سوال کیجئے کہ اتواری کا ایک عورت سونی سے نکاح ہوا وہ یقیناً اتواری کی جورو ہے اس کا لڑکا بدھو کہتا ہے کہ اتواری کی جورو سونی تو نے ابھی تک کھانا تیار نہیں کیا اور اتواری کی جورو جلد کھانا تیار کر تو یقیناً اتواری کیلئے یہی بہت بڑی سعادت ہے کیا وہ اپنے لڑکے بدھو سے بے نہایت خوش ہو کر دعائیں دیگا اور انعام بھی؟

دیکھو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ختنین ہی تو فرمایا ہے کہ ختنین سے محبت کر و ختن تو نہ فرمایا کہ رافضیوں کو **خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم** کی نفی کیلئے راہ کھلے اور ان کو انکار کا موقع ملے چنانچہ اہلسنت میں ختنین ہی معروف و مشہور ہیں جو شخص ختنین کو شیخین پر تفصیل دے وہ گمراہ اور بیدین ہے اہلسنت سے نہیں تو جو **خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم** کی نفی کا راستہ کھولے اور انکے انکار کا موقع فراہم کرے اسکو کیا کہا جائیگا؟

اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ پر بھتان عظیم

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رشتہ داری کا دم بھرنے والے اور حضور پر نور مفتی اعظم عالم اسلام سیدی سندی پیر من دستگیر من ال رحمٰن مصطفیٰ رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسی داماد کہلانے والے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ بہتان لگاتے جھجک نہیں لاتے اللہ واحد قہار کے قہر سے نہیں خوف کھاتے یہ گانا گاتے ہیں یہ شور مچاتے ہیں کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ جلد پنجم میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بذات خود خسر لکھا ہے وغیرہ، واللہ تعالیٰ اعلم ہم کو یہی خبر ملی ۔اس کا حاصل تو یہی ہوا کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں بسند امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد و خسر کہنے والے کی تکفیر فرمائی اور قتل کا حکم جاری کیا جیسا کہ شفا شریف میں امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور فتاویٰ رضویہ جلد پنجم میں بذات خود خسر تحریر فرمارہے ہیں ۔اس دھوم دھام شور کا حاصل تو یہی ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فتویٰ لگانا چاہتے ہیں ۔تو لگائیں اور اپنے مددگاروں کو بھی بلائیں ہمارے نزدیک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر بات حق اور ہدایت کی سند ہے انہوں نے جو بھی فرمایا اور جو بھی حکم لگایا وہ حق وصداقت کا نگینہ ہے مگر دیکھنے کا بھی کوئی قرینہ ہے ۔اگر (معاذ اللہ) ایسا ہی ہوتا تو اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافقین اگر کچھ نہ کہتے تو عدوئے دین اور دشمنان سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سنتے ہی جل جاتے ہیں بے بنیاد الزام لگاتے فرضی عبارات اور من گھڑت کتب کے حوالہ سے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہتان لگاتے اگر وہ ایسا ہی پاتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ دشمنان اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ساری دنیا میں بدنام کردیتے مگر آج تک کسی موذی کو مجال دم زدن نہ ملی (سبحان اللہ و بحمدہ)

وہ محل تحریر ملاحظہ فرمائیں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک سوال نکاح بیوگان کے بارے میں کیا گیا جس میں تحریر کیا :

''مولوی عبدالرحیم دہلوی کا فتویٰ جس کے خلاصہ کا بھی اختصار یہ ہے کہ'' جانو اے مسلمانوں کہ نکاح بیوہ کا ثابت ہے قرآن مجید وحدیث شریف سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وانکحوا الایامیٰ منکم یعنی نکاح کردو بیوہ عورتوں کا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے النکاح من سنتی ومن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے منھ پھیرا میرے طریقے سے یعنی انکار کیا سو وہ مجھ سے نہیں پس جو لوگ اس سے انکار کریں یا عیب اور برا جانیں.... یہ سب قسم کے لوگ کافر ہیں عورتیں ان کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں .... مکہ کے سو بزرگوں نے یہ فتویٰ بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اب بھی جو لوگ نہ مانیں گے دنیا میں بے عزت اور تباہ ہو جائیں گے اور آخر کو بے ایمان مریں گے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسی سال ۱۲۸۸ھ میں عشاء کے وقت ہزار آدمیوں نے دیکھا کہ ایک سرخی بڑی شدت کی مدینہ مبارک کی طرف نمودار ہوئی اور بڑی دیر تک رہی پھر تمام آسمان پر پھیل گئی اس ہیبت کی تھی کہ اس کی طرف دیکھا نہ جاتا تھا مکہ شریف میں تمام بزرگوں نے فرمایا کہ بڑا بھاری غضب نازل ہونے والا ہے سو ایک بزرگ کو خواب میں الہام ہوا کہ یہ سرخی ہندوستان کی بیوہ عورتوں کا خون جمع ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کرنے آیا ہے سو عنقریب ان مسلمانوں پر غضب آنیوالا ہے ملخصاً۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں نہایت مدلل جواب پر ایک رسالہ مسمیٰ ''اطائب التھانی فی النکاح الثانی'' تحریر فرمایا جو جہازی سائز میں چودہ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جواب میں تحریر فرماتے ہیں :

''اس مسئلہ میں جاہلان ہندو فرقے ہو گئے ایک اہل تفریط کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ و عار جانتے ہیں (اسکا مفصل بیان) دوسرے اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں ان حضرات کی اکثر عادات ہے کہ ایک بیجا کے اٹھانے کو دس بیجا اس سے بڑھ کر آپ کریں دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کوئیں میں گریں مسلمانوں کو وجہ بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الاطلاق واجب قطعی وفرض حتمی قرار دے رکھا ہے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سلسلہ نفی نکاح میں متعدد روایات بیان فرمائیں جن میں عورتوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا حتیٰ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضور بھی کتنی ہی عورتوں نے نکاح سے انکار کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر کوئی اعتراض نہ فرمایا بلکہ ان کے ورثہ کو ارشاد فرمایا کہ جب تک عورت کی مرضی نہ ہو نکاح نہ کریں اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا فرمایا :

ما کنت لا تخذصھرا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

''میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔

جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم صــــ394)

مسلمانو! غور وتامل کیجئے کہ یہ لا تخذ صھرا کون فرمارہا ہے یہ حضرت سید سعید سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ جو سیدنا اصغرو سیدتنا سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ہیں غور تو کیجئے یہ کلمات جو بیان ہوئے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے ہیں یا وہ جو زوجہ مطہرہ ہیں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ کون سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں کہ یہ جوانان جنت کے سردار ہیں کون امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں :

الحسین منی وانا من الحسین

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سیدتنا بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے لخت جگر وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورنظر ہیں وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلبیت کرام سے ہیں جن کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

''اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔''

یہی تو اہل بیت سے ہیں اور وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

''(پیارے محبوب) تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قربت والوں کی محبت۔''

یہ قرابت والے کون ہیں ان میں یہی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ہیں ان کی زوجہ مطہرہ کہ اس نسبت قرب خاص کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہونے کے باوجود بھی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا اسم پاک بر بنائے ادب واحترام زبان پر نہیں لاتیں بلکہ وہ ردائے معظّمہ جس میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ڈھانپ لیا اور فرمایا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں اس نسبت کریمہ کو ڈھال بنایا اور نفی نکاح ثانی کا عذر عظیم ٹھہرایا اور فرمایا میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں حقیقۃً خسر کی نسبت تو معاذ اللہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی جانب ہوناتھی مگر احتراماً انکا اسم گرامی بھی ذکر نہ فرمایا اور نسبت اہل بیت جو نہایت اعظم واعلیٰ تھی اس کو عذر ٹھہرایا۔ لفرض باطل اس کلام خیر المقام میں وہی نسبت ہوتی جیسا کہ یہ لوگ سمجھ رہے ہیں تو کلام کی نوعیت اس طرح نہ ہوتی بلکہ یوں ہوتی کہ میں وہ نہیں کہ فلاں (نام اقدس) کو خسر بنا کر دوسرے کو خسر بناؤں معلوم ہوا کہ نہ تو سیدتنا

زوجہ مطہرہ امام عالیمقام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب اس کلمہ توہین کو منسوب فرمایا نہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معیوب کلمہ کو سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منطبق فرمایا۔ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

معاندین اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نفس کلام اور حقیقت مدعائے فہم سے کوئی غرض نہیں وہ تو یہ مشہور کرنا چاہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ ششم میں یتیم وخسر کہنے پر حکم تکفیر وقتل جاری فرمایا اور پانچویں جلد فتاویٰ رضویہ میں سیدہ زوجہ امام عالی مقام کے کلام کو سند مان کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ خسر لکھ دیا۔ اس کا حاصل اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے تو مولانا ناديدار علی صاحب کے استفتاء پر یتیم اور خسر کا اطلاق اگر کفر ہے تو پانچویں جلد میں از خود معاذ اللہ خسر کا اطلاق کرتے ہیں تو فتویٰ معاذ اللہ لوٹے گا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوی میں ایک ہی لفظ دو جگہ ایک دوسرے کے مخالف دیکھ کر شور مچا دیا کہ (معاذ اللہ) اعلیٰحضرت نے خسر کہہ دیا۔ اب تو انکا فتویٰ فتاویٰ رضویہ ان ہی پر لوٹ جائیگا (معاذ اللہ) ان لوگوں کا اگر بس چلے تو معاذ اللہ، اللہ عزوجل پر بھی اعتراض کر دیں گے مثلاً ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

''اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب۔''

اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِیَ مِن شَاطِئِ الْوَادِیْ الْأَیْمَنِ فِیْ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن یَا مُوسَى إِنِّیْ أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

''پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا، ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے کہ اے موسیٰ بے شک میں ہی ہوں رب سارے جہاں کا۔''

تو یہ لوگ یہی کہیں گے کہ (معاذ اللہ) یہی پیڑ رب العلمین ہے کہ دونوں جگہ رب العلمین ہی تو ہے۔ یہ اسی رب کا عَلَم (نشان) ہے (معاذ اللہ) یا منشائے کلام ایک دوسرے کے مقابل ہو جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے

الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْأُمِّیَّ

''وہ جو غلامی کریں اس بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔''

یہی کلمہ اُمّی کو دیکھ کر مودودی نے اپنی کتاب ''پردہ'' میں (معاذ اللہ) ان پڑھ چرواہا لکھ دیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ

''اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔''

تو یہاں بھی معاذ اللہ اعتراض کر دیں گے۔ ان نادانوں کو اتنا بھی شعور ادب نہیں کہ محبوبان رب العلمین جو کلمات اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمادیں ہمیں لائق نہیں کہ وہی کلمات ہر جگہ ہم بھی استعمال کریں انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ کون ارشاد فرما رہا ہے ارشاد فرمائیں زوجہ مطہرہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہ الزام بہتان لگائیں سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ۔

کیا نہ دیکھا کہ جب اللہ عزوجل نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے وہی کلمات جو اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمائے یعنی :

إِنِّی خَالِقٌ بَشَراً مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

ابلیس نے بھی یہی :

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

عرض کئے تو جناب رب العزت نے ان ہی کلمات کے عرض کرنے پر اس کو جنت سے نکال دیا فرمایا :

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ رَجِيمٌ ☆ وَإِنَّ عَلَيْکَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ

''تو جنت سے نکل جا تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔''

اس سے سبق لینا چاہیئے کہ جو کلمات سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ نے بر بنائے پیام عقد ثانی کے بوقت حاجت ضرور یہ کے بطور عذر ارشاد نہ فرمائے بلکہ غیر کی جانب منسوب کئے معاذ اللہ یہ ان پر بہتان لائیں سیدنا اعلیٰحضرت پر الزام لگائیں۔ کہ عوام ہی پر تامل کر لیں کہ خسر مرد کا بھی ہوتا ہے اور عورت کا بھی، مرد کا خسر، خسر کا داماد ہوتا ہے جو اسکی بیٹی کا شوہر ہوتا ہے۔ اور عورت کا خسر۔ خسر کی بہو ہوتی ہے جو اسکے بیٹے کی بیوی ہوتی ہے ان دونوں میں کتنا عظیم فرق ہے، اللہ حی و قیوم ارشاد فرماتا ہے :

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ

''مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔''

پس معلوم ہوا کہ بیوی پر شوہر کو فضیلت حاصل وہ حاکم اور بیوی محکوم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اس سے شوہر کی فضیلت ثابت اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے نہیں بلکہ نواسے ہیں تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ کے اگر معاذ اللہ خسر ہوتے تو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہوتے سبحان اللہ آفرین ہے زوجہ مطہرہ زوجہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ انہوں نے خسر کی نسبت احتراماً مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے بھی نہ کی اہل بیت کی نسبت معظّمہ کو عذر عظیم ٹھہرایا اور خسر کی نسبت دوسرے کی جانب کی فرمایا :

"میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔"

تو خسر کہنے کی نسبت دوسرے کی جانب ہے نہ کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب۔
گستاخوں نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب یہ نسبت پھیر کر توہین رسالت کا عذاب خریدا اور سیدنا اعلیٰحضرت پر بہتان لگایا سیدتنا زوجہ مطہرہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام رفیع الشان ادب واحترام اہل بیت کرام و مولیٰ علی مشکل کشا کی عظمت و اکرام کا مرقع ہے مگر کس کیلئے ایمان والوں کیلئے ہے غیر کے لیے نہیں۔

آنکھ والا تیرے جلوؤں کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بالفرض باطل اگر ایسا ہی ہوتا تو یوں فرماتیں کہ میں اس (فلاں) کے خسر ہونے کے بعد دوسرے کو خسر بناؤں۔ بر بنائے ادب واحترام ایسا ہرگز نہ فرمایا۔ مسلمانو! یہ نادان بداندیش بڑی خوشیاں منا رہے تھے کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حکم لگانے کا موقع ہاتھ آگیا چھٹی جلد میں لفظ خسر کہنے پر تکفیر کی اور قتل کا حکم لگایا اور خود ہی پانچویں جلد میں لفظ خسر کا استعمال کیا اور ترجمہ میں خسر ہی لکھا۔ ان لوگوں کو اتنی بھی عقل نہیں کم از کم عامۃ الناس ہی پر تامل فرمائیں کہ مرد کا خسر ہوتا ہے اس کی بیٹی کا شوہر جو معیوب ہے اور بطور گالی بھی استعمال ہوتا ہے مگر عورت کا خسر اس کے شوہر کا باپ ہوتا ہے چنانچہ عورت ہرگز کسی غیر کیلئے خسر کا لفظ استعمال نہیں کر سکتی بخلاف مرد کے کہ وہ بطور گالی دوسروں کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

بصد عجز و نیاز برادران اہلسنت سے التماس ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہی ایمان ہے اور جس کو محبت نہیں اس کو ایمان نہیں کما قال۔

اَلاَ لاَ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مُحَبَّۃَ لَہٗ

پس جس کو محبت ہوتی ہے وہ اپنے محبوب کا حتی الامکان ادب واحترام کرتا عزت واکرام کو ہمہ وقت پیش نظر رکھتا ہے اور جس کو محبت برائے نام ہے اس کو اس کا کوئی اہتمام نہیں جیسی جس کو محبت ویسا ہی اس کو ادب واحترام جتنی زیادہ محبت پس اسی قدر زائد ادب واکرام اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

تو جس کو محبت ہوگی وہ ادب و احترام کا لحاظ رکھے گا اور ایسے کلمات اپنی زبان سے کہنا تو درکنار اپنے قلب وفہم میں ان کا تصور بھی نہیں لائے گا' کہ جس میں ذرہ برابر بھی استخفاف کا شائبہ ہو پس اللہ عزوجل ہدایت دے مسلمانوں کو اور راہ حق پر استقامت عطافرمائے حضور اکرم سید عالم نور مجسم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت علی وجہ الکمال عطا فرمائے ۔

قضا حق ہی مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو ان کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے

اللہ عزوجل سب مسلمانوں کو ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر کر نیکی توفیق عطا فرمائے آمین ۔ اللہ عزوجل اس مختصر رسالہ روشن عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد وہدایت کا سبب بنائے آمین ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَمَاوٰنَا وَ مَلْجَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمْ دَائِماً اَبَداً اَبَدا

سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

روز جاں افروز دوشنبہ

26 رمضان المبارک 1423ھ مطابق 2 دسمبر 2002ء

منقبت

بحضور امام اہل سنت رضی اللہ عنہ

بنایا جس کے لئے رب نے یہ زمانہ ہے
اسی کے عشق میں بریلوی دیوانہ ہے
کوئی بھی نیک عمل پاس نہیں ہے لیکن
تیرے رضا نے کہا جو بھی ہم نے مانا ہے
وہ کیوں کہوں رسول پاک جو تم بولو
کہ میرے پیش نظر رب کا ہی فرمانا ہے
دیئے ہیں رب نے جو القاب یاد ہیں ہم کو
سو عبث آپ کا یوں سنی کو پھنسانا ہے
رضا پہ اپنا ہے تکیہ رضا ہی سب کچھ ہیں
نہ چھوڑوں گا مجھے کافی یہ آستانہ ہے
رضا بچائیں گے جب بھی گروں گا میں سن لو
کہ ان کا کام ہی ایمان کو بچانا ہے
بچایا اب بھی میرا دین اعلیٰ حضرت نے
یہ ان کا ہم پہ جو احسان ہے پرانا ہے
کریں اب کس پہ بھروسہ اے جامؔی بتلاؤ
کہ ایسے ملا نے تو دین بیچ کھانا ہے

☆ محمد جواد رضا خان جامؔی ☆